اور صحیح بخاری کی روایت میں ہے: «ويجمع بزاقه أي في فيه ويتفل»
''آپ لعاب کو اپنے دہن مبارک میں جمع کرتے اور اس پر تھتکارتے۔''

زیر ناف بال مونڈنے کی مدت اور حد بندی

❁ **سوال:** زیر ناف بال مونڈنا واجب ہیں یا سنت؟ اور ان کے مونڈنے میں کتنی تاخیر کی جاسکتی ہے اور ان کی مقدار کہاں تک ہے؟ (محمد صفدر محمدی، فیصل آباد)

الجواب بعون الوہاب: نیل الاوطار میں ہے: وهو سنة بالاتفاق (۱۲۳/۱)
یعنی زیر ناف بال مونڈنا بالاتفاق سنت ہے۔ (تیسیر العلام :۶۹/۱)

بال مونڈنے میں چالیس روز تک تاخیر ہوسکتی ہے۔ حدیث میں ہے أن لانتركه أكثر من أربعين ليلة (رواہ مسلم) امام نوویؒ فرماتے ہیں:

معناه تركا لانتجاوز به أربعين لا أنه وقت لهم الترك أربعين قال والمختار أنه يضبط بالحاجة والطول فإذا طال حلق، انتهى۔ قلت بل المختار أنه يضبط بالأربعين التي ضبط بها رسول الله ﷺ فلا يجوز تجاوزها ولا يعد مخالفا للسنة من تركه القص ونحوه بعد الطول إلى انتهاء تلك الغاية (نیل الاوطار:۱۲۵/۱)

''اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں چالیس دن سے زیادہ تاخیر نہیں کرنا چاہیے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ نے چالیس دن کی میعاد مقرر کردی ہے۔
اُنہوں نے کہا کہ راجح بات یہ ہے کہ یہ معاملہ انسانی ضرورت اور بالوں کی طوالت پر منحصر ہے، جب زیادہ لمبے ہو جائیں تو منڈوا دینا چاہیے، میرے (شوکانیؒ) خیال میں راجح بات یہ ہے کہ چالیس دن کی حد متعین ہے جس کو رسول اللہؐ نے مقرر فرما دیا ہے، لہٰذا اس سے تجاوز کرنا درست نہیں ہے، اگر کوئی شخص بال زیادہ لمبے ہو جانے کے باوجود عرصہ چالیس دن تک تاخیر کرلیتا ہے تو وہ مخالفِ سنت شمار نہیں ہوتا۔''

مرد اور عورت کو مخصوص مقام کے اوپر اور اس کے اردگرد سے بال مونڈنے چاہئیں۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں: المراد بالعانة: الشعر فوق الذكر وحواليه وكذلك الشعر الذي حول فرج المرأة ''اس سے مراد وہ بال ہیں جو مرد کے عضو کے اوپر اور اس کے اردگرد ہیں، ایسے ہی وہ بال جو عورت کی شرمگاہ کے اردگرد ہوں۔''
اس کے علاوہ بال مونڈنا شریعت میں ثابت نہیں۔

www.KitaboSunnat.com